194 سدا اہلِ تحقیق سے دل میں بل ہے حدیثوں پہ چلنے میں دیں کا خلل ہے
فسادوں پہ بالکل مدارِ عمل ہے ہر اک رائے قرآں کا نعم البدل ہے
کتاب اور سنت کا ہے نام باقی
خدا اور نبی سے نہیں کام باقی

195 جہاں مختلف ہوں روایات باہم کبھی ہوں نہ سیدھی روایت سے خوش ہم
جسے عقل رکھے نہ ہرگز مسلّم اُسے ہر روایت سے سمجھیں مقدّم
سب اس میں گرفتار چھوٹے بڑے ہیں
سمجھ پر ہماری یہ پتھر پڑے ہیں

196 کرے غیر گر بُت کی پوجا تو کافر جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کہے آگ کو اپنا قبلہ تو کافر کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

197 نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایماں جائے

198 وہ دیں جس سے توحید پھیلی جہاں میں ہوا جلوہ گر حق زمین و زماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں وہ بدلا گیا آ کے ہندوستاں میں
ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

199 تعصب کہ ہے دشمنِ نوعِ انساں بھرے گھر کیے سیکڑوں جس نے ویراں
ہوئی بزمِ نمرود جس سے پریشاں کیا جس نے فرعون کو نذرِ طوفاں
گیا جوش میں بولہب جس کے کھویا
ابوجہل کا جس نے بیڑا ڈبویا

200 وہ یاں اک عجب بھیس میں جلوہ گر ہے چھپا جس کے پردے میں اُس کا ضرر ہے
بھرا زہر جس جام میں سر بسر ہے وہ آبِ بقا ہم کو آتا نظر ہے
تعصب کو اک جزوِ دیں سمجھے ہیں ہم
جہنم کو خلدِ بریں سمجھے ہیں ہم

201 ہمیں واعظوں نے یہ تعلیم دی ہے کہ جو کام دینی ہے یا دنیوی ہے
مخالف کی ریس اس میں کرنی بری ہے نشاں غیرتِ دینِ حق کا یہی ہے
نہ ٹھیک اُس کی ہرگز کوئی بات سمجھو
وہ دن کو کہے دن تو تم رات سمجھو

202 قدم گر رہِ راست پر اُس کا پاؤ — تو تم سیدھے رستے سے کترا کے جاؤ
پڑیں اس میں جو دِقتیں وہ اُٹھاؤ — لگیں جس قدر ٹھوکریں اُس میں کھاؤ
جو نکلے جہاز اُس کا بچ کر بھنور سے
تو تم ڈال دو ناؤ اندر بھنور کے

203 اگر مسخ ہو جائے صورت تمہاری — بہائم میں مل جائے سیرت تمہاری
بدل جائے بالکل طبیعت تمہاری — سراسر بگڑ جائے حالت تمہاری
تو سمجھو کہ ہے حق کی اک شان یہ بھی
ہے اک جلوۂ نورِ ایمان یہ بھی

204 نہ اوضاع میں تم سے نسبت کسی کو — نہ اخلاق میں تم پہ سبقت کسی کو
نہ حاصل یہ کھانوں میں لذّت کسی کو — نہ پیدا یہ پوشش یہ زینت کسی کو
تمہیں فضل ہر علم میں برملا ہے
تمہاری جہالت میں کلمی اک ادا ہے

205 کوئی چیز سمجھو نہ اپنی بُری تم — رہو بات کو اپنی کرتے بڑی تم
حمایت میں ہو جب کہ اسلام کی تم — تو ہو ہر بدی اور گنہ سے بری تم
بدی سے نہیں مومنوں کو مضرّت
تمہارے گنہ اور نہ اوروں کی طاعت

206 مخالف کا اپنے اگر نام لیجے — تو ذکر اُس کا ذلّت سے خواری سے کیجے
کبھی بھول کر طرح اس میں نہ دیجے — قیامت کو دیکھوگے اس کے نتیجے
گناہوں سے ہوتے ہو گویا مبرّا
مخالف پہ کرتے ہو جب تم تبرّا

207 نہ سنّی میں اور جعفری میں ہو الفت — نہ نعمانی و شافعی میں ہو مِلّت
وہابی سے صوفی کی کم ہو نہ نفرت — مقلّد کرے نامقلّد پہ لعنت
رہے اہلِ قبلہ میں جنگ ایسی باہم
کہ دینِ خدا پر ہنسے سارا عالم

208 کرے کوئی اصلاح کا گر ارادہ — تو شیطان سے اُس کو سمجھو زیادہ
جسے ایسے مفسد سے ہی استفادہ — رہِ حق سے ہے برطرف اُس کا جادہ
شریعت کو کرتے ہیں برباد دونوں
ہیں مردود شاگرد و استاد دونوں

209 وہ دیں جس نے الفت کی بنیاد ڈالی — کیا طبعِ دوراں کو نفرت سے خالی
بنایا اجانب کو جس نے موالی — ہر اک قوم کے دل سے نفرت نکالی
عرب اور حبش ترک تاجیک و دیلم
ہوئے سارے شیر و شکر مل کے باہم

(210) تعصب نے اُس صاف چشمے کو آ کر — کیا بغض کے خار و خس سے مکدّر
بنے خصم جو تھے عزیز اور برادر — نفاق اہلِ قبلہ میں پھیلا سراسر
نہیں دستیاب ایسے اب دس مسلماں
کہ ہو ایک کو دیکھ کر ایک شاداں

(211) ہمارا یہ حق تھا کہ سب یار ہوتے — مصیبت میں یاروں کے غمخوار ہوتے
سب ایک ایک کے باہم مددگار ہوتے — عزیزوں کے غم میں دل افگار ہوتے
جب الفت میں یوں ہوتے ثابت قدم ہم
تو کہہ سکتے اپنے کو خیر الامم ہم

(212) اگر بھولتے ہم نہ قولِ پیمبر — کہ "ہیں سب مسلمان باہم برادر"
برادر ہے جب تک برادر کا یاور — معین اُس کا ہے خود خداوند داور
تو آتی نہ بیڑے پہ اپنے تباہی
فقیری میں بھی کرتے ہم بادشاہی

(213) وہ گھر جس میں ہوں دل ملے سب کے باہم — خوشی ناخوشی میں ہوں سب یار و ہمدم
اگر ایک خوش دل تو گھر سارا خرّم — اگر ایک غمگیں تو دل سب کے پُر غم
مبارک ہے اُس قصرِ شاہنشہی سے
جہاں ایک دل ہو مکدّر کسی سے

(214) اگر ہو مدارس پہ تحقیق دیں کا — کہ ہے دین والوں کا برتاؤ کیسا؟
کھرا اُن کا بازار ہے یا کہ کھوٹا — ہے قول و قرار ان کا جھوٹا یا سچا
تو ایسے نمونے بہت شاد ہیں یاں
کہ اسلام پر جن سے قائم ہو برہاں

(215) مجالس میں غیبت کا زور اس قدر ہے — کہ آلودہ اس خون میں ہر بشر ہے
نہ بھائی کو بھائی سے یاں درگزر ہے — نہ مُلّا کو صوفی کو اس سے حذر ہے
اگر نشّۂ مے ہو غیبت میں پنہاں
تو ہشیار پائے نہ کوئی مسلماں

(216) جنھیں چار پیسے کا مقدور ہے یاں — سمجھتے نہیں ہیں وہ انساں کو انساں
موافق نہیں جن سے ایامِ دوراں — نہیں دیکھ سکتے کسی کو وہ شاداں
نشے میں تکبّر کے ہے چور کوئی
حسد کے مرض میں ہے رنجور کوئی

(217) اگر مرجعِ خلق ہے ایک بھائی — نہیں ظاہرا کوئی اُس میں برائی
بھلا جس کو کہتی ہے ساری خدائی — ہر اک دل میں عظمت ہے جس کی سمائی
تو پڑتی ہیں اُس پر نگاہیں غضب کی
کھٹکتا ہے کانٹا سا آنکھوں میں سب کی

218 بگڑتا ہی جب قوم میں کوئی بن کر   ابھی بخت و اقبال تھے جس کے یاور
ابھی گردنیں جھکتی تھیں جس کے در پر   مگر کر دیا اب زمانے نے بے پر
تو ظاہر میں کڑھتے ہیں پر خوش ہیں جی میں
کہ ہمدرد ہاتھ آیا اک مفلسی میں

219 اگر اک جواں مرد ہمدرد انساں   کرے قوم پر دل سے جان اپنی قرباں
تو خود قوم اُس پر لگائے یہ بہتاں   کہ ہو اُس کی کوئی غرض اس میں پنہاں
وگرنہ پڑی کیا کسی کو کسی کی
یہ چالیں سراسر ہیں خود مطلبی کی

220 نکالے گر اُن کی بھلائی کی صورت   تو ڈالیں جہاں تک بنے اُس میں کھنڈت
سنیں کامیابی کی گر اُس کی شہرت   تو دل سے تراشیں کوئی تازہ تہمت
مُنھ اپنا ہو گو دین و دنیا میں کالا
نہ ہو ایک بھائی کا پر بول بالا

221 اگر پاتے ہیں دو دلوں میں صفائی   تو ہیں ڈالتے اُس میں طرحِ جُدائی
ٹھنی دو گروہوں میں جس دم لڑائی   تو گویا تمنّا ہماری بر آئی
بس اس سے نہیں مشغلہ خوب کوئی
تماشا نہیں ایسا مرغوب کوئی

222 تغلّب میں بدنیّتی میں دغا میں   نمود اور بناوٹ فریب اور ریا میں
سعایت میں بہتان میں افترا میں   کسی بزم بیگانہ و آشنا میں
نہ پاؤ گے رُسوا و بدنام ہم سے
بڑھے پھر نہ کیوں شان اسلام ہم سے

223 خوشامد میں ہم کو وہ قدرت ہی حاصل   کہ انساں کو کرتے ہیں ہر طرح مائل
کہیں احمقوں کو بناتے ہیں عاقل   کہیں ہوشیاروں کو کرتے ہیں غافل
کسی کو اُتارا کسی کو چڑھایا
یونہی سیکڑوں کو اسامی بنایا

224 روایات پر حاشیہ اک چڑھانا   قسم جھوٹے وعدوں پہ سو بار کھانا
اگر مدح کرنا تو حد سے بڑھانا   مذمّت پہ آنا تو طوفاں اُٹھانا
یہ ہی روزمرّہ کا یاں اُن کے عنواں
فصاحت میں بے مثل ہیں جو مسلماں

225 اُسے جانتے ہیں بڑا اپنا دشمن   ہمارے کرے عیب جو ہم پہ روشن
نصیحت سے نفرت ہی ناصح سے اَن بَن   سمجھتے ہیں ہم رہنماؤں کو رہزن
یہی عیب ہی سب کو کھویا ہی جس نے
ہمیں ناؤ بھر کر ڈبویا ہی جس نے